اہلِ بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بدعتی امام کے پیچھے نماز کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کی بدعت مکفرہ[1] ہے تو یہ جائز نہیں کہ تم اس کے پیچھے نماز پڑھو، کیونکہ بدعتِ مکفرہ کرنے والے شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی کیونکہ کفر نماز کی قبولیت کو روکتا ہے۔ اور جب اس کی نماز ہی قبول نہیں تو تم کیسے اس کی اقتدا میں نماز پڑھو گے؟ یا تم کیسے اپنی نماز اس امام کے پیچھے پوری کرو گے جس کی نماز ہی نہیں؟ لیکن اگر تم اس کے بارے میں نہیں جانتے ہو اور تم نے اس کے پیچھے نماز پڑھ لی، پھر بعد میں تم پر یہ واضح ہوا کہ وہ بدعتی ہے بدعتِ مکفرہ کا مرتکب تو تمہاری (پہلے پڑھی ہوئی) نماز صحیح ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (یعنی: اللہ تعالی کسی جان کو اس کی وسعت (طاقت) سے زیادہ مکلف نہیں کرتا) (سورہ البقرۃ: ۲۸۶)۔ اور انسان غیب نہیں جانتا ہے۔ ہاں اگر اس کی بدعت مفسقہ[2] ہے تو یہ انسان کو اسلام سے خارج نہیں کرتی، تو ایسے کے پیچھے راجح قول کے مطابق، نماز صحیح ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز صحیح ہے کیونکہ اس کی نماز صحیح ہے اور قبول ہوتی ہے (قابل قبول ہے)۔ اس کا گناہ اور اس کی عدل وانصاف اسی کے نفس پر ہے اور ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں جب تک کہ وہ نماز کو جیسے کہا گیا ہے اس طریقے سے ادا کرتا ہے۔ لیکن اگر اس کی نماز میں خرابی ہے تو تم اس کے پیچھے نماز مت پڑھو، گرچہ وہ بدعت اور گناہ سے بچا ہوا بھی کیوں نہ ہو[3]۔ حاصل کلام یہی ہے جو اہلِ بدعت کے تعلق سے کہا جاتا ہے، گرچہ بعض علما کہتے ہیں کہ فاسق کے پیچھے مطلقا نماز پڑھنا جائز نہیں ہے مگر یہ قول مرجوح ہے۔ راجح یہی ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز صحیح ہے لیکن جیسا کہ میں نے تم سے کہا: اگر اس کی نماز میں خرابی ہے تو تم اس کے پیچھے نہ پڑھو۔ اور اسی طرح اگر یہ تمہارے لئے ممکن ہے کہ تم عدل اور دین میں مستقیم امام پاؤ تو تمہاری اس کے پیچھے نماز زیادہ بہتر ہے فاسق شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے۔

مصدر: سلسلۃ فتاویٰ نور علی الدرب؛ کیسیٹ نمبر: ۲۱۵

---

[1] بدعت مکفرہ اس بدعت کو کہتے ہیں جو کفر تک جاتی ہے جیسے غیر اللہ سے دعا کرنا، بزرگوں سے تقرب کے لئے ان کی قبروں کا طواف کرنا یا انہیں سجدہ کرنا، یا ان میں اللہ جیسی صفات ماننا وغیرہ۔ اسی طرح شیعہ اور بہت سارے صوفی بھی بدعتِ مکفرہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔

[2] بدعت مفسقہ ایسی بدعت کو کہتے ہیں جو کفر تک کو تو نہیں جاتی مگر گمراہی ضرور ہے جیسا کہ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے: کل بدعۃ ضلالۃ (ہر بدعت گمراہی ہے)۔ مثال کے طور پر فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں کا اجتماعی دعا کرنا، میت کے ایصال صواب کے لئے قرآن خوانی کرنا۔

[3] یعنی اگر نماز پڑھانے والا امام نماز کو صحیح طریقے سے نہیں پڑھ رہا ہے جیسے نماز کے ارکان اور واجبات میں غلطی کر رہا ہے تب بھی اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جائے گی گرچہ اس کا عقیدہ صحیح ہی کیوں نہ ہو۔ مثلاً اگر وہ نماز میں رکوع یا سجدے ٹھیک سے نہیں کر رہا ہے یا نماز میں ارکانوں کے درمیان اطمنان نہیں کر رہا ہے۔

شیخ نے دوسری جگہ اس پر مزید فرمایا:

بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے سے اگر لوگ اس کے معاملے میں دھوکہ کھاجائیں گے اور اس بدعتی میں مزید تقویت اور مضبوطی آجائے گی اور لوگوں کے یہاں اس کی قدر و منزلت اور بڑھ جائے گی اور اس کی بدعت مضبوط ہو جائے گی تو ایسوں کے پیچھے جائز نہیں کہ نماز پڑھی جائے چاہے اس کی بدعت کیسی بھی ہو۔اور اگر اس کی بدعت سے اس پر اثر نہیں ہوگا اور اس کی بدعت، بدعتِ مکفرہ ہے تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جائے گی۔اور اگر اس کی بدعت مفسقہ ہے تو اس کے کے پیچھے نماز پڑھی جائے گی جیسا کہ نافرمانوں کے پیچھے پڑھی جاتی ہے۔ لیکن اگر اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے وہ اپنے نفس پر غرور اور تکبر کرے گا اور اپنی بدعت کو اور مضبوطی سے پکڑے گا تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس کی حقارت میں اور اس لئے تاکہ وہ لوگوں کو اپنی بدعت کے ذریعے گمراہ نہ کرے۔

مصدر: سلسلۃ فتاویٰ نور علی الدرب؛ کیسیٹ نمبر:۲۸۵

ترجمہ: ابو مریم ایمن اعجاز احمد